مفتی بلال الدین ابراہیمی ،انڈیا

اسلام اور امن عالم

اقوام متحدہ سے چند سوالات

میں اقوام عالم کو اسلام کا پیغام سنانے سے پہلے انسانی حقوق کی علم بردار تنظیم U.N.O اور اس جیسی دیگر تنظیمیں ، جو خود کو انسانی حقوق کا محافظ، قیام امن کا مسیحا گردانتی اور باور کراتی ہیں ،ان سے چند سوالات کرنا چاہوں گا۔

(۱) کیا واقعتاً آپ دنیا میں امن چاہتے ہیں؟

(۲) کیا واقعتاً آپ کو انسانی حقوق کے تحفظ کا پاس ولحاظ ہے؟

(۳) کیا آپ کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قیمت ہے؟ یا پھر صرف ایک خاص قوم کو آپ انسان سمجھتے ہیں اور دوسری ایک خاص قوم کی آپ کے نزدیک جانوروں کے برابر بھی اہمیت نہیں ، کیونکہ جانوروں کے قتل پر تو بہت شور وغوغا ہوتا ہے، لیکن اس خاص مذہب کے انسانوں کے بے دریغ قتل وغارت سے آپ کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ،آپ کی زبان حرکت کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتی ، آپ کی آنکھ کو یہ نظارہ بڑا خوشنما معلوم ہوتا ہے، جسے دیکھ کر آپ کا دل پھولے نہیں سماتا۔

(۴) کیا آپ تمام مذاہب والوں کو اس دنیا میں امن وسکون کے ساتھ رہنے کا اہل سمجھتے ہیں؟

(۵) کیا آپ کو آپس ہمدردی اخوت و بھائی چارگی پسند ہے؟

(۶) کیا آپ ایسا نظام چاہتے ہیں جس مین ہر ایک کی جان و مال کی حفاظت ہو، بہو بیٹیوں کی عزت محفوظ رہے؟

(۷) کیا عورتوں کی آپ کے یہاں کوئی عزت ہے ، یا آپ عورتوں کی عزت اس میں سمجھتے ہیں، کہ سڑک چلتے جانوروں کی طرح کوئی بھی کسی سے اپنی نفسانی خواہش کی تکمیل کرسکتا ہے؟

(۸) کیا آپ کے نظام میں بچوں کو ماں کی ممتا کی ضرورت نہیں؟

(۹) کیا بوڑھے ایک بے کار سامان کی طرح ہیں؟

(۱۰) کیا مال کی اہمیت انسان سے بڑھ کر ہے؟

اوراس طرح کے کئی ایک سوالات ہیں، جو کیئے جاسکتے ہیں،لیکن میں بس انہی پر اکتفاء کرتے ہوئے ان سے پوچھنا چاہتاہوں کہ اگرآپکے یہاں مذکورہ سوالات کا جواب اثبات میں ہےتو پھر بتائیں! اس کیلیئے آپ کے پاس کونسا منظّم اوردائمی قانون ہے؟اوراگر ہےتو کیااس قانون پرعدل وانصاف کیساتھ عمل درآمد ہے یاان قوانین کے پس پردہ آپ کے یہاں کوئی ایسی بڑی پلاننگ اورمنظّم سازش ہے، جسے آپ انجام دے رہے ہیں اورعدل وانصاف ،حقوق انسانیت ،انسانی خدمات کرنے والی ،آپ کی تیار کردہ تنظیمیں N.G.Oاین جی اوز وغیرہ صرف ایک دکھاوا ہیں، جوایک قوم کے حق میں بڑی مستعدی دکھاتی ہیں اوردوسرےکوصاف دلاسادلاتی ہیں۔

اصل مرض کیاہے؟

دراصل آج پوراعالم خاص کرمشرقِ وسطیٰ اوراب کافی حدتک اس امن اور بھائی چارگی کا گھوارہ کہلانے والا ہمارا ملک ’’ملک ہندوستان‘‘ بھی بدامنی ، بےاعتدالی، عدمِ انصاف ،عدم تحفظ کاشکار ہوچکا ہے۔

مشرقِ وسطیٰ کاحال تو ناقابل بیان ہے ، ایسا لگتاہی نہیں کہ وہاں رہنے والےلوگ U.N.O کے یہاں انسانی فہرست میں داخل ہیں، اگر ہیں تووہاں کی حالت اس قدرابترکیوں ہے؟وہاں قیام امن کیلیئے یا تو یہ تنظیمیں کچھ نہیں کررہی ہیں، یاان کے بس کی بات نہیں،بس بات یہی ہے جب یہ تنظیمیں دنیا کانظام چلانہیں سکتیں ،ان کےبس کی بات نہیں،توپھراس پرحق جما کر بیٹھ جانا یہ انسانیت کوہلاکت کے گڑھے میں گرانا ہے،جیسا کہ آج ساراعالم اس کامشاہدہ کررہاہے۔

عدل وانصاف کے بغیر حکمرانی ناممکن

اوراس تباہی ، ابتری ،قتل وغارت ،خون ریزی کااصل سبب یہی ہے کہ حکومت چلانے اورنظام سنبھالنے میں عدل سے کام نہیں لیا جارہاہے،سارے عالم میں بسنے والے انسانوں کوخواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں ، انہیں ایک نگاہ سے نہیں دیکھا جارہاہے،قوانین سب کے ساتھ یکساں نہیں برتے جارہے ہیں،ایک تو قوانین ہی میں جھول ہےاورمزید برآں وہ بھی ناانصافیوں،ظلم ، اوررشوت کے سائے تلے پروان چڑھ رہی ہے ، دریں صورت بدامنی نہیں پھیلےگی تواور کیاہوگا؟دہشت گردی جنم نہیں لے گی تواورکیاہوگا؟

بدامنی اوردہشت گردی کاذمے دارکون؟

ظاہری بات ہے کہ جب امن کے قانون بنانے والے ہی ، اس قانون کوعمل میں نہیں لائیں گے

اورقانون کے زور پر جبر وستم ڈھائیں گے، گندی سیاست سے کام لیں گے، انسانیت کومذہب پرستی کے بھیٹ چڑھادیں گے،تعصب اورتنگ دلی سے کام لیں گے،تولامحالہ بدامنی اوردہشتگردی کی فضاء قائم ہوگی۔

کیا آپ امن چاہتے ہیں؟

اگرآپ نظام امن چاہتے ہیں اوراس قدرانسانی جان ومال کی پامالی دیکھ کراگرآپ کے اندرکہیں سوئی ہوئی انسانیت جاگتی ہےتوخدارا! تعصب کی پٹی کواپنی آنکھوں سے ہٹاکر، اسلام دشمنی میں پروان چڑھی فکرکوانسانیت کے ناطے،انسانی جذبے کے تحت بدل کر، نظام اسلام کی طرف رجوع کریں، یہی وہ نظام ہے، جواس آگ وخون میں جوجھتی دنیاکوامن کاگھوارابناسکتاہے،تعلیمات اسلام ہی انسانوں کے اندرشیطان کی محنت سے پنپ رہی حیوانیت کوانسانیت میں بدل سکتاہے،اسلام ہی مفاد پرستی،خودبینی، خودستائی کے دلدل سے نکال کر ہمدردی، غمگساری، رحم دلی، ایثار وقربانی، کے جذبے کوپروان چڑھاسکتا ہے،اسلام ہی کرپشن رشوت، گھوٹالے، جیسے ناسورکوختم کرکے، ملک کوترقی کے بامِ عروج پر پہنچاسکتاہے۔اس لئے کہ اسلام کے نظام تقویٰ ہے جذبہ ایثارہے،تعلیم تواضع ہےاوراپنے رب کے حضور بازپرسی کاخوف ہے۔

خالق کائنات ہی کائنات کے نظام کوچلاسکتے ہیں

دراصل بات یہ ہے کہ اس عالم کوبنانے والا، ہم انسانوں کوپیداکرنے والا، اس نظام عالم کوچلانے والا اللہ ہی ہے،اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ اس نے دنیابناکرمخلوقات کوپیدافرماکر، انسان کواس دنیامیں اپنا خلیفہ بناکربھیجاہے،اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اوراُسے ہردورکے اعتبار سے مکمل نظام قانون عطاکیا،اپنے پیغمبروں اوررسولوں کوبھیج کران قوانین کی عملی صورت بتائی اورسسکتی انسانیت نے ہردورمیں انسانی قوانین ونظام سے تہ وبالاہوکران رسولوں اورپیغمبروں کی تعلیم کواپناکر، چین وسکون کاسانس لیااورپھرانسانیت نے انسانوں کودیکھا،بس یہی حال اس وقت تھا،جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت لیکر، رحمۃ للعالمین بن کراس ظلم وبربریت سے بھری دنیامیں نبوت کاچراغ جلائے نمودارہوئے اورظلم وکفرکی تاریکی کونورایمانی سے چھانٹ کر، اس دنیاکومنورکردیا، ہرسوامن وامان کی فضاء قائم ہوگئی، آپ کے ماننے والوں میں اس قدرانسانیت اوررحم دلی گھرکرگئی کہ وہ خود پردوسروں کوترجیح دینے لگے،خودکوتکلیف میں ڈالناگوارا سمجھا، لیکن اپنی ذات سے انسان سے توکیاکسی جانورکوبھی کوئی تکلیف پہنچے، انہیں منظورنہ تھا،انہوں نے اپنی پراپرٹی تونہیں بنائی لیکن دنیاکوعظیم عمارتیں، مسافروں کوسرائے خانے، بیواؤں اوریتیموں کے سرچھپانے کیلئے مکانات کاانتظام کیا، ان کی تجوریاں توخالی رہیں، لیکن انہوں نے حکومت کومالامال کردیا،سرکاری

خزانہ ہمیشہ بھرا ہوتا اور بیت المال کے ذریعے عوام ورعایا کی پوری مدد کی جاتی ،آج کی طرح نہیں کہ لوگوں سے ٹیکس لے لیکر حکمرانوں نے Swed bank میں اپنے نسلوں تک کا مکمل عیش وعشرت کیساتھ انتظام کرر کھا ہے ،غریبوں اور کسانوں کے خون چوس کر، وہ عیش وعشرت اور موج مستی کے سامان تیار کرر ہے ہیں،اس طرح کے حکمراں سے نظام عالم نہیں چلنے والا ،اس سسکتی دنیا کواسلامی نظام کی ضرورت ہے۔

مذہب اسلام اور پیغمبر اسلام ہی عالمی مذہب اور عالمی پیغمبر ہیں

اسلام ہی عالمی اور آفاقی مذہب ہے ، تعلیمات اسلام ہر فرد بشر کیلئے ہے، اسلام ہر طبقے ، ہر برادری، ہر علاقے کیلئے ہے ، اسلامی تہذیب میں بلااختلاف رنگ ونسل، بلاتفریق عرب وعجم ہر ایک کیلئے گنجائش ہے ، اسلام اور پیغمبر اسلام کے مخاطب تمام انسان ہیں اور یہ سارے عالم کیلئے دین رحمت ہے ،قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے جو نام بیان کئے گئے ہیں ان میں بھی یہ بات جلوہ گر نظر آتی ہے، چنانچہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ حق تعالیٰ کے تین ناموں پر مشتمل ہے ، پہلا نام اللہ ہے جس کا معنی ہے،ذات واجب الوجود یاتمام انسانوں کا معبود حقیقی ، دوسرا نام الرَّحۡمٰنِ ہے ، یعنی وہ ذات جو سب پر مہربان ہے ،عربی قاعدے سے رحمٰن کے معنی ہیں وہ ذات جس کی رحمت بہت وسیع (Extensive) ہو،یعنی اس رحمت کا فائدہ سب کو پہنچتا ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت دنیا میں سب کو پہنچتی ہے،جس سے مومن ، کافر سب فیض یاب ہوکر رزق پاتے ہیں اور دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔(توضیح القرآن،حضرت مولانا محمد تقی عثمانی ص:۲۱۸)

تیسرا نام الرَّحِيۡمِ ہے اس کے معنی ہیں وہ ذات جس کی رحمت بہت زیادہ ہو یعنی جس پر ہو مکمل طور پر ہو، پھر سورۃ فاتحہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے چند نام اور صفات مذکور ہیں ان میں اللہ کے بعد رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ہے ،جس کی معنی ہیں تمام جہانوں کا پروردگار، انسانوں کا جہان ہو یا جانوروں کا، جمادات کا جہان ہو یا نباتات کا، آسمانوں کا جہان ہو یا ستاروں ، سیاروں اور فرشتوں کا سب کی تخلیق اور پرورش اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔(ایضاً)

سورۃ الاعراف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ رَحۡمَتِيۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَيۡءٍ (الاعراف :۱۵۶) یعنی دنیا میں میری رحمت ہر مومن وکافر، نیک اور بد، سب پر چھائی ہوئی ہے جسکے نتیجے میں انہیں رزق اور صحت وعافیت کی نعمتیں ملتی رہتی ہیں (توضیح القرآن)۔

اسی طرح قرآن کریم نے خاتم الانبیاء والرسل حضرت محمدؐ کو، سب جہانوں کیلئے رحمت قرار دیا ہے، ارشاد ربانی ہے:

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (الانبیا:۱۰۶)

"اور اے پیغمبر! ہم نے تمہیں سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

سورہ احزاب میں فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱)

''حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے''

یعنی صرف رسول اکرمؐ کی ذات ہی عقائد وافکار، عبادات، معاملات، اخلاق، معاشرت، سیاست، معاشیات میں اسوہ اور نمونہ ہے، خود سرکار دو عالمؐ کا ارشاد گرامی ہے: انما انا رحمة مهداة (جامع الصغیر رقم: ۲۵۸۳) میں سراپا رحمت ہوں، اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔

اسلام میں انسانیت کا احترام

اسلام نے انسان کو تمام مخلوقات پر فوقیت دی، اسے اشرف قرار دیا، اس کے احترام کی تعلیم دی ہے:

وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا (بنی اسرائیل: ۷۰)

''ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی ہے اور خشکی اور دریا میں ان کو سوار کیا، اور روزی دی، ان کو پاکیزہ چیزوں سے اور ہم نے ان کو بہت سی مخلوق پر فوقیت دی۔''

اسلام میں انسان کا وہ مقام ہے کہ قرآن اعلان کرتا ہے کہ دنیا کی تمام نعمتیں انسانوں کیلئے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى (البقرة: ۲۹)

"اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفع کیلئے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں۔"

اسلام میں انسانیت کو وہ درجہ حاصل ہے کہ مرنے کے بعد بھی مردے کے ساتھ مکمل احترام کا حکم ہے، بایں طور کہ اسے نہلا دھلا کر، خوشبو سے معطر کر کے، صاف ستھرے کپڑے میں، سپرد خاک کیا جائے، اور پس مرگ اس کی برائی بیان نہ کی جائے۔

اسلام سے پہلے جنگ کے میدان میں دشمن کے لشکر کے ساتھ کیسا برا سلوک کیا جاتا تھا، ان کے ناک کان کاٹ دیے جاتے، ان کی کھوپڑیوں میں شراب پی جاتی، لیکن اسلام میں سختی سے اس کی ممانعت وارد ہوئی، مشکوۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردہ کی ہڈی توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے۔ (جاری ہے)